کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں ایک جگہ جہاں ستر سال سے کوئی مزار وغیرہ کا ثبوت نہیں اس کے بعد ایک عالم دین نے کہا یہاں ایک بزرگ نے چلہ کاٹا تھا عبادت کی تھی لہذا اس عالم دین وہاں مصنوعی مزار بنادیا، اب عرس مناتے ہیں لوگ وہاں جاتے ہیں منتیں مانتے ہیں وہ عالم دین کہتے ہیں کہ یہ خضر علیہ السّلام کی سنت ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے مصنوعی مزار میں عرس کرنا منتیں ماننا حضرت خضر علیہ السّلام کی سنت کہنا صحیح ہے از روئے شریعت مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

عباس علی رضوی لکھی پور

تھانہ چوپڑا ضلع اتر دیناجپور بنگال (الہند)

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مصنوعی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل مزار جیسا معاملہ کرنا، لوگوں کو اس کی طرف راغب کرنا، اس کے نام پر عرس کرنا، منتیں ماننا وغیرہ شرعا ناجائز وحرام ہے کہ اس کی بنیاد ہی جھوٹ، دھوکہ، فریب و بدعت سیئہ پر رکھی ہوئی ہے اور ایسا کرنے والا عالم دین ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ وہ بڑا جھوٹا، ظالم اور دھوکہ باز ہے جو مسلمانوں کو دین کے معاملات میں دھوکہ دیتا ہے۔ اور ایسوں کے متعلق قرآن مجید میں آیا ہے۔

:لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ:(اٰل عمران/۶۱) یعنی جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

اور حدیث پاک سند صحیح کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

: من غشنا فلیس منا: یعنی جو ہمیں (مسلمانوں کو) کو دھوکہ دے تو ہم میں سے نہیں ہے (صحیح المسلم۔ ج اول، صفحہ ۷۰)

اسی لئے فقہائے اسلام نے ایسے افعال پر ناجائز وحرام ہونے کا فتویٰ دیا جن میں جھوٹ، دھوکہ، فریب ہو یا وہ شرعا بے اصل ہو جیسا کہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فرضی مزار کے متعلق فرمایا۔

(۱) فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے (فتاویٰ رضویہ۔ ج ۹ ص ۴۲۵)

(۲) قبر بلا مقبور کی طرف بلانا اور اس کے لئے وہ افعال کرانا گناہ ہے، اور جبکہ وہ اس پر مصر ہے اور باعلان اسے کر رہا ہے تو فاسق معلن ہے ۔۔۔اس جلسہ زیارت قبر بے مقبور میں شرکت جائز نہیں۔ زید کے اس معاملہ سے جو خوش ہیں خصوصا وہ جو ممد و معاون ہیں سب گنہگار و فاسق ہیں

:قال تعالیٰ : ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان: (گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو) بلکہ وہ بھی جو باوصف قدرت ساکت ہے **:قال تعالیٰ: کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون:** (وہ برے کام سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے، کیا ہی برا کام وہ کرتے تھے) (فتاویٰ رضویہ۔ ج ۹ ص ۴۲۶)

(۳) اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس کے یہ اہتمام کرنا اور لوگوں کو وہاں مراد مانگنے کی ترغیب، یہ ضرور مکروزور ہے حدیث میں فرمایا

:من غشّنا فلیس منا: (جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں) (فتاویٰ رضویہ۔ ج ۹ ص ۴۲۷)

اور شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔

جہاں کوئی مردہ دفن نہ ہو وہاں قبر بنانا حرام وگناہ ہے یہ دھوکہ دینا ہے حتیٰ کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں ایک حدیث نقل کی کہ جو ایسی قبر کی زیارت کے لئے گیا جس میں کوئی دفن نہ ہو اس پر لعنت ہے (فتاویٰ شارح بخاری۔ ج ۲ ص ۳۰۵)

اور جو امور شرعا ناجائز وحرام ہو ان کو حضرت خضر علیہ السلام کی سنت قرار دینا سخت جرأت و جہالت اور دین وایمان کے لئے موجب ہلاکت ہے (العیاذ باللہ) نیز ہم شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پابند ہیں اس میں جو حکم ہوگا ہمارے لئے اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ لہٰذا صورت مستفسرہ میں کسی بھی جگہ مصنوعی مزار بنانا اس کا عرس وفاتحہ کرنا، منتیں ماننا وغیرہ سب ناجائز وحرام ہے۔ مسلمانوں پر ایسے معاملات سے دور رہنا لازم اور جو ان خرافات کی طرف لوگوں کو بلائے اس پر بھی ایسی بدعات وکار ضلالت سے توبہ کرنا واجب ہے بصورت دیگر مسلمان اس سے بھی دور رہیں۔ قال اللہ عز وجل۔

:وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ:(الانعام/۶۸) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

احقر محمد احمد رضا قادری مصباحی غفرلہ الہادی

کتبہ

خادم التدریس والافتا جامعہ اہلسنت جوہر العلوم گنجریا تھانہ اسلامپور ضلع اتر دیناجپور بنگال

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ / 18 اکتوبر 2025ء